جلد ۱ — نمبر ۱

العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان

المعین فی الدنیا والدین

کہروڑ بابت ماہ دسمبر سنہ ۱۹۰۸ء

فہرست مضامین

(۱) زندگی با انقسام پائدار و ناپائدار . . . . . . ایڈیٹر
(۲) تاؤس اور اس کے فواید . . . .
(۳) دعا و استغفار . . . .
(۴) مسلمانوں کی گذشتہ حشمت و حرفت . . . . . .
(۵) ابتدائے آفرینش . . . .
(۶) تعصب . . . ایڈیٹر (۷) دنیا کی ناپائداری . .
(۸) اشتقاق الرحم

باہتمام محمد معین الدین فوق مالک و مہتمم و ایڈیٹر رسالہ ہذا کہروڑ ضلع ملتان سے شائع ہوا

(مطبوعہ ہاشم پریس لائل پور)

قواعد وضوابط

(۱) یہ رسالہ ہر انگریزی مہینہ کی پہلے عشرہ میں قصبہ کہروڑ ضلع ملتان ملک پنجاب سے شائع ہوا کریگا

(۲) سالانہ قیمت پیشگی عام شائقین سے معہ محصولڈاک عہ رؤسا و امراء اور والیان ریاست جو عطا کریں

(۳) جن صاحبان کیخدمت میں رسالہ پہنچے وہ ہفتہ میں پسندیدگی یا ناپسندیدگی سے اطلاع دیں۔

(۴) قیمت رسالہ بہر حال پیشگی لی جائے گی۔

(۵) لائق مضمون نگاروں کیخدمت میں جو قرآنی مضامین یا قدیم عربی فلاسفی کے مضامین لکھینگے رسالہ مفت بھیجا جائیگا

(۶) جملہ خط وکتابت بنام ایڈیٹر ہوگی۔

(۷) پرچہ نمونہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر ارسال ہوگا۔

(۸) رسالہ میں اشتہارات کے حالات بھی شائع ہونگے علمی ہوں یا عملی۔

اغراض ومقاصد

(۱) مذہب اسلام کی خوبیاں اور اسکی پاکیزہ اصولوں کا اظہار۔

(۲) موجودہ مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کی غلط فہمیاں متعلقہ اسلام دور کرنا

(۳) مخالفین اسلام کے جوابات شائستہ بحالت تعرض دینا

(۴) طبی، معدنی، سائنس قرآنی وغیرہ مسائل کا انکشاف۔

(۵) قرآن کی عظمت اور منبع علوم ہونے کا اظہار۔

نوٹس

جن صاحبان کی خدمت میں رسالہ بلا اجازت پہنچے وہ ہفتہ ہی میں اطلاع ناپسندیگی کی کریں ورنہ دوسرا پرچہ بذریعہ وی پی بھیجا جائے گا۔

معین الدین مالک مہتمم و ایڈیٹر کہروڑ ضلع ملتان پنجاب

منہ التوفیق

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ خصوصاً علی افضلہم محمدن المصطفیٰ و آلہ

آل التقی واصحابہ اصحاب الصفا

جمیع العلم فی القرآن لکن تقاصر عنہ افہام الرجال

زندگی

زندگی کا معنی ہے روح اور جسم کا متصل ہونا اور انفصال ان کا موت ہے یعنی انسان کا فوت ہو جانا۔ زندگی دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک پائدار دوسری ناپائدار ناپائدار زندگی تو یہی دنیاوی زندگی ہے اور پائدار حیات اخروی ہے ہر ایک کا بیان علیحدہ علیحدہ ہوگا۔

حیات دنیوی

عرب کے صحابی طبیب کا ارشاد ہے کہ اذا اراد اللہ شیئاً ہیّأ اسبابہ (ترجمہ) جب خداوند تعالیٰ کسی چیز کو وجود میں لانا چاہتا ہے تو اول اس کے اسباب بناتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ خداوند پاک بغیر اسباب کے کسی چیز کو وجود میں لا ہی نہیں سکتا نہیں وہ قادر مطلق بغیر اسباب کے سب کچھ بنا سکتا ہے۔ الا عادۃ اللہ اسی طرح جاری ہے کہ خداوند پاک اول علت کو بناتا ہے اور اس سے معلول پیدا کرتا ہے اسی واسطے عالم کو عالم اسباب کہتے ہیں اسی سنت اللہ کے مطابق خداوند پاک نے زندگی کے بھی اسباب بنائے ہیں دنیوی کے علیحدہ اخروی کے علیحدہ حیات دنیوی کے اسباب بھی اس قسم کے بنائے گئے ہیں جن کا نتیجہ حیات ناپائدار ہو مثلاً انسان کی ساخت اس شے کی بنائی

گئی ہے کہ وہ ایک حد تک کام دے سکے پھر اسکے ضروریات غذا وغیرہ اس قسم کے بنائے ہیں جس سے اسکی زندگی ابدالآباد نہ رہ سکے دیکھو دانہ پانی وغیرہ ہمیشہ ایک حالت پر قائم نہیں رہ سکتی جو قوّل غذائیت وقیام زندگی ہو یہ سب چیزیں اس قسم کی ہیں کہ دو روز سے بگڑ جاتی ہیں پانی ہو خواہ دودھ خواہ غلہ گوشت وغیرہ انہیں کے غذا ہے پس ان تغیر پذیر اشیا سے غیر تغیر پذیر زندگی کا ہونا امر ناممکن ہے پس یقیناً کرہ ارض پر کوئی بشر بحیات ابدی نہ ہوا ہے نہ ہو نہ ہوگا۔ اب ہم حیات دنیوی کے کل خوش کن سامان بتفصیل علیحدہ علیحدہ لکھتے ہیں۔

سامان حیات دنیوی

صحیفہ سماوی میں اس سامان کی تفصیل یوں بتائی گئی ہے زین للناس حب الشہوات من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ من الذہب والفضۃ والخیل المسومۃ والانعام والحرث ذالک متاع الحیوۃ الدنیا (ترجمہ) جنس انسان کے لئے (فطری طور پر) مرغوب طبع بنائی گئی ہے عورتوں اور بال بچوں اور سونے چاندی کے جمع ڈھیروں اور چراگاہ میں آزاد پلے ہوئے گھوڑوں (سواری) اور چوپائے جانوروں اور جنس زراعت کی خواہشات کی محبت یہی ہے دنیوی زندگی کا مال ومتاع۔

اس میں کوئی کلام نہیں کہ ہر انسان میں ان جملہ اشیاء کی محبت بتقاضا فطری طبیعت پر ڈالی گئی ہے اور صرف یہی چیزیں دنیا کی اعلیٰ درجہ کی آرام دہ اور باعث حظوظ نفس اشیاء ہیں دنیا کا اعلیٰ سے اعلیٰ شاہنشاہ ہو لیکن ان اشیاء سے

عہ مثلاً پانی اگر کچھ عرصہ رکھا جائے تو وہ بدبودار ہو جاتا ہے اور اس میں بہت سے اجرام پیدا ہو جاتے ہیں جو بالکل مخالف قیام صحت وزندگی ہوتے ہیں اسی طرح گوشت روٹی وغیرہ میں اسی طرح بڑے بڑے اجرام پیدا ہو جاتے ہیں غرض سامان خورد ونوش وغیرہ کو جس شئ کو دیکھو پایا ہے ایک وضع پر نہیں رہ سکتا کرہ ارض کی تمام کائنات کا یہی حال ہے۔

بڑھکر اور کوئی ساز و سامان اس کے پاس نہ ہوگا جو اس کے نفس کے لئے موجب لذت و سرور ہو۔ اب ہر ایک کا بیان الگ الگ سنو۔

عورات | مانا گیا ہے کہ تاہل کی زندگی یا گرہست آشرم ہر مرد و عورت کے لئے اتم یا افضل حالت معیشت ہے جو عین مطابق تقاضات فطری ہے اور صرف اسی آشرم پر دنیا کا انتظام چل رہا ہے اسی کے سبب دنیا کی آبادی ہے اور اسی کی بدولت دنیا کی عمر بڑھتی چلی جاتی ہے یہ نہ ہو تو دنیا کی زندگی چند سال بعد ختم ہو جائے غلطی پر ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ برہمچرج سے انسان کی عمر بہت بڑھ جاتی ہے ہم نے کئی بال برہمچاریوں کو گرہستیوں کی عمر میں مرتے دیکھا اور بہت سے گرہستیوں کو بڑی عمر پاتے دیکھا اس میں کچھ شک نہیں کہ برہمچرج اچھی چیز ہے لیکن حد اعتدال۔ افراط ہر چیز کی مضر ہے۔ سبحان اللہ کیا ہی اچھا ارشاد ہے دخیر الامور اوسا طہا) ترجمہ۔ سب سے اچھا امر ہر امر کا اعتدال ہے اسی طرح کثرت جماع بھی اس سے نہایت ہی مضر ہے۔ انسان کو انواع و اقسام کی بیماریوں کا شکار بناتی ہے۔ رہا جوگی پن یعنی رہبانیت یہ سب سے گئی گزری ہے کیونکہ یہ تقاضائے فطرت کے برخلاف عمل یا کوشش کرنا ہے جو بالکل انسان کو ناکارہ کر دیتی ہے۔ بہت سے سنیاس دھارن کرنے والوں کی ہیئت ڈانواں ڈول ہوتے دیکھی اور جو نفس پر قہر و جبر کیا۔ تو اس خلاف قانون فطرت عمل کرنے سے بہت امراض خبیثہ کا شکار ہوئے اسی واسطے عرب کے روحانی طبیب نے ارشاد فرمایا کہ لارہبانیۃ فی الاسلام۔ ترجمہ۔ اسلام یعنی دین الہی میں جوگی پنا نہیں بلکہ تنبیہ کے طور پر فرمایا النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔ ترجمہ۔ میرا طریقہ (خلاف رہبانیت) نکاح کرنا ہے جس شخص نے میرے اس طریق سے انحراف کیا وہ میرے گروہ سے نہیں۔ دوسرے موقعہ پر نکاح کے فوائد کے

سونا چاندی یعنی روپیہ پیسا — اس میں کوئی شک نہیں کہ روپیہ پیسہ انسانی زندگی کیلئے نہایت ہی محبوب آرام و باعث لطف چیز ہے اور اسکی رفع احتیاجات کا عجب آلہ ہے اور اسی کے سبب اسکی محبت بشر کے دل میں ہے مگر بسا اوقات تجاوز حد اعتدال کے سبب جب حرص دامنگیر ہو تو یہی روپیہ پیسہ وبال جان ثابت ہوتا ہے مالدار آدمی کے سینکڑوں خام طمع دشمن جان بنجاتے ہیں اور جب موقع پاتے ہیں اسی مال کے لالچ سے اسکی جان شیریں کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ یہی مال ہے جسکے حرص میں سلطان ہفت اقلیم راتدن بے چین رہتا ہے اور اسے سچی راحت یا شانتی نصیب نہیں ہوتی اسی مال کیخاطر دنیا کی وہ عظیم الشان لڑائیاں ظہور میں آئیں جنہیں یاد کرکے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں لاکھوں جانیں تلف ہوئیں اور ہزاروں بہادر شہید سینکڑوں تاجدار اسی کی دھن میں بے تاج ہو گئے تخت کی ہوس میں تختہ بھی نصیب نہ ہوا

؎ ہفت اقلیم ار بگیرد پادشاہ — ہمچنیں در بند اقلیم دگر

اے مال جسے ستار عیوب قاضی حاجات کہا جاتا ہے تیری بدولت تیرا شیدا رات بھر بیدار رہتا ہے بیچارے کو ساعت بھر کی آرام کی نیند نصیب نہیں ہوتی یہ تیری ہی ذات مقدس ہے کہ کہیں چور کا جامہ پہنے پھرتی ہے تو کہیں ڈاکو بنکے گزارتی ہے کہیں ٹھگی ہو کر ظاہر ہوتی ہے تو کہیں رہزنی کا لباس زیب تن ہے۔ غرض جو مال کے باعث آرام زندگی ہے وہ نہایت فتنہ دنیا ملک الموت ہے

گھوڑے — اس جگہ پر گھوڑوں سے مراد تمام جنس کی سواریوں کی ہے کیونکہ الف لام الخیل کا تعریفی جنسی ہے تخصیص ہے جو ذکر گھوڑوں کا آیا تو اسکی وجہ اسکی فضیلت ہے بلحاظ سواری کے اس مال سے بھی بسبب حصول منفعت سواری و تجارت انسان کو محبت ہے اور اسکے ضائع ہو جانے سے رنج اور قلب کو صدمہ پہنچتا ہے جیسا کہ سونا چاندی کے نقصان مثلاً چوری جانے گم ہو جانے سے غرض جو مال باعث آرام زندگی ہے وہ باعث غم بھی ثابت ہوتا ہے جو موجب ضعف صحت ہے،

کردیتی ہے بہت سے رقیق القلب انسان اس چوٹ کو نہ سہار کر راہی ملک بقا ہوئے اور جو جیتے رہے وہ مردوں سے بدتر حالت میں رہے اور یہی غم و الم موجب ضعف روح اور تغیر صحت ہوا اور آخر وہ وقت آن پہنچا جس کے آنے پر وہ مکمل انسان بن گیا کیا معنی کہ انسانیت کی آخری صفت یعنی انفصال روح و جسم ظہور میں آئی اور جو یہ صفت ظہور میں نہ آتی وہ انسان بشریت کے لحاظ سے نامکمل رہ جاتا غرضکہ حیات دنیوی کے اس خوشی کن سامان میں بھی موت مضمر ہے۔

بال بچے اہل کے بعد فطری طور پر انسان کو اولاد کی خواہش پیدا ہوتی ہے اولاد کو انسان سے وہی نسبت ہے جو پھل کو درخت سے ہے۔ بے اولاد انسان بے پھل درخت کی مثال ہے جسطرح شجر بے ثمر اپنی نوع میں نامکمل ہے اسی طرح بے اولاد انسان بنی نوع آدم میں نامکمل ہے اور اس سے بڑھکر وجود معطل مخنث کا ہے جسے قدرتی طور پر وہ آلات نہیں ملے جس سے وہ مذکر یا مونث کی تعریف میں آسکتا افسوس ہے ان پر جو باوجود ان قدرتی آلات کے مخنثانہ زندگی کو ترجیح دیں اور اسطرح اپنے آپ کو تعریف تذکیر و تانیث سے خارج کر دیں۔

پھر دیکھو کہ انسان کے دل میں بنی نوع کے قیام کیخاطر سمجھو یا دنیا کی آبادی کیخاطر خداوند پاک نے اولاد کی محبت ڈالدی ہے جس سے انسان اس ننھی جان کی پرورش کا جسے ذرہ بھر بھی اپنے وجود یا عدم کا پتہ نہیں کفیل ہوتا ہے اور اس محبت اور خواہش اولاد کے سبب بااولاد انسان بڑی مسرت سے زندگی بسر کرتا ہے لیکن انجام کار اسی محبت کے سبب اسے اولاد کی جدائی کا صدمہ اٹھانا پڑتا ہے اور ایکسلخت اسکی زندگی ترش ہو جاتی ہے اور یہ جینا اسے وبال جان سمجھا جاتا ہے بلکہ بعض صورتوں میں اسکی حیات کا رشتہ منقطع کرنیکا باعث یہی رشتہ ہے یا بصورت دیگر اولاد کو اسی رشتہ کی بدولت صدمہ پہنچتا ہے جو اسکی صحت کے ضعف کا باعث ہوتا ہے گویا یہ دل خوش کن سامان بھی پیش خیمہ موت ہے۔

انہلد میں فرمایا کہ النکاح نصف الایمان ۔ ترجمہ (نکاح نصف ایمان ہے)
نکاح کرنے سے انسان عصمت کے حصن حصین میں آجاتا ہے ورنہ بسبب
خواہشات نفسانی بدنظری زنا وغیرہ کا مرتکب ہو کر آتشک سوزاک وغیرہ
سے صحت جسمانی کو بگاڑ لیتا ہے اور اپنی روحانیت کو بھی صدمہ پہنچاتا
ہے چہ جائیکہ روحانیت حاصل کرے اسی لئے بزرگان ہنود نے
بان پرست سنیاس آشرم کی اجازت گرہست آشرم کے بعد یعنی بمرور
عرصہ بحال دی ہے جبکہ خواہشات نفسانی تقریباً معدوم ہو جاتی
ہیں اور گرہست سے پہلے سنیاس دھارن کرنا خلاف اصول ہے۔
صحیفہ سماوی میں اس جوگی پنے کی نسبت یوں ارشاد ہوا ہے۔ رہبانیۃ
ن ابتدعوا کتبنا ہا علیہم (ترجمہ عیسائی وغیرہ اقوام نے رہبانیۃ یعنی ترک
لذت خود بخود اختراع کر لی ہم نے ان پر اس قسم کا کوئی حکم نہیں دیا
دوسرے موقع پر ارشاد ہوا کہ من حرم زینۃ اللہ التی اخرج بعبادہ والطیبت
من الرزق" (ترجمہ) اللہ کی زیب و زینت کے سامان اور پاک روزی کو
جسے اس نے اپنے بندوں کیلئے بنایا ہے کس نے حرام کیا ہے۔ غرض
روحانیت کے لئے گیان یعنی علم اور ست یعنی صدق نیت کی ضرورت ہے
نہ کہ ترک لذات (تا بہ حد اعتدال) کی ۔ درویش صفت باش کلاہ تتری دار
القصہ انسان کے لئے فطری طور پر تاہل کی ضرورت ہے اور تاہل اس کے
حق میں بخائت موجب آرام ہے اور دینی دنیوی روحانی جسمانی فوائد اس
میں موجود ہیں مگر آخر کار یہ سلسلہ بھی جو تمام سلاسل سے زیادہ مضبوط ہے
مرد یا عورت کی موت سے منقطع ہو سکتا ہے اور اس جدائی کا صدمہ اٹھانا ہی پڑتا
ہے اور اس خلوت و جلوت کے مونس کی مفارقت دل کو زندگی سے بیزار
بڑے بڑے رشی منی جو تمام اوتار اور پیغمبر گرہستی ہی گزرے ہیں دیکھو راجہ رامچندر
جی سری کرشن جی اور مسلمانوں کے تمام انبیاء گرہستی ہی تھے انہوں نے گرہستھ میں رہ کر یہ بھی